سوال

(91)چہلم اور ماتمی جلسہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسم چہلم منانے کی اصل کیا ہے؟ کیا ماتمی جلسہ کرنے کی کوئی شرعی دلیل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسم چہلم منانا فرعونیوں کی رسم ہے۔ اسلام سے قبل فرعون یہ رسم منایا کرتے تھے اور پھر ان سے دیگر قوموں میں یہ رسم پھیل کر عام ہوگئی، لہذا یہ ایک بہت بری بدعت ہے، اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں، چانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے اس کی تردید ثابت ہوتی ہے:

(من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہورد) (صحیح البخاري' الصلح' باب اذا اصطلحوا علی صلح جور لخ' ح: 2697)

''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات ایجاد کرلی جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

ثانیا: موجودہ طریقے کے مطابق جمع ہو کر ماتمی جلسہ کرنا اور فوت ہونے والے شخص کی تعریف میں بے حد مبالغہ سے کام لینا جائز نہیں ہے، کیونکہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المراثی) (سنن ابن ماجہ' الجنائز' باب ما جاء فی البکاء علی المیت' ح: 1592 ومسند احمد: 4/356)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا ہے۔''

چونکہ میت کے اوصاف بیان کرنے میں اکثر فخر وغرور کا اظہار کیا جاتا ہے اور غم وحزن کی تجدید ہوتی ہے اور اگر میت کے تذکرہ کے وقت یا اس کے جنازہ کے گزرنے کے وقت تعریف کی جائے یا اس کے تعارف کےلیے اس کے کارہائے نمایاں بیان کئے جائیں تو یہ جائز ہے اور یہ ایسے ہی ہے جیسے بعض صحابہ نے شہداء احد یا دیگر صحابہ کرام کے انتقال کے وقت ان کی تعریف کی تھی۔ اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے جس کی صحابہ کرام نے تعریف کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واجب ہوگئی'' پھر لوگ ایک اور جنازہ لے کر گزرے تو صحابہ کرام نے اس کی برائی بیان کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی یہی فرمایا کہ ''واجب ہو گئی'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا:

(ہذا اثنیتم علیہ خیرا فوجبت لہ الجنۃ‘ وہذا اثنیتم علیہ شرا فوجبت لہ النار‘ انتم شہداء اللہ فی الارض) (صحیح البخاري‘ الجنائز‘ باب ثناء الناس علی المیت‘ ح: 1367 و صحیح مسلم‘ الجنائز‘ باب فیمن یثنی علیہ خیرا او شر من الموتی‘ ح: 949)

’’جس کی تم نے اچھائی بیان کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی، تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔‘‘

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 90

محدث فتویٰ